آج تم شادی کی خوشی میں دکھ مثل انہیں بنا کے

گلدستۂ ماتم

مرتبہ

سید حیدر حسین فطرت

نقش بشیر احمد جالندھر شہر

اوم

شری ویتراگائے نمہ

نیک و بد میں ہے کیا فرق بتاتے ہوئے + جو ہیں گمراہ انہیں راہ پہ لاتے ہوئے
رحم و الفت کا سبق سب کو سکھاتے ہوئے + ہیں زمانے میں یہی دھاک بٹھاتے ہوئے
بے خبر جو تھے انہیں اس نے خبردار کیا
آتمانند نے پھر قوم کو بیدار کیا

گلدستہ آتم

(مختلف نامور شعرا کے کلام کا دلچسپ مرقع)

یعنی

سورگیہ شری مد جین آچاریہ ستی شری آتما رام جی مہاراج

کی متبرک یاد میں عقیدت کے چند پھول

مرتبہ

سمیر چند جین سیکرٹری انبالہ شہر

پرنٹر —
گلشن ستیم پریس
جالندھر شہر

پبلشر —
شری آتمانند جین بک منڈل
انبالہ شہر

بار اول ۱۹۳۶ تعداد ۲۰۰۰

دو دو باتیں

آتم جنم شتابدی کے سلسلہ میں انبالہ شہر میں شاندار بزم مشاعرہ

ناظرین والا تمکین:-

حقیقۂ عظمتِ ماضی کو نہ مہمل سمجھو
قومیں جاگ اٹھتی ہیں اکثر ان افسانوں سے

شری وجیا نند سوری المعروف منی شری آتما رام جی مہاراج مشہور جین ریفارمر ہوئے ہیں۔ آپ نے جینیوں کو ذہنی غلامی سے نجات دلائی اور زبردست انقلاب پیدا کیا۔ آپکی عظمت و قابلیت کا چرچا یورپ اور امریکہ تک ہے۔ ۴ ار مارچ ۱۹۳۶ء کو آپکی متبرک یادگار میں آپکی جنم شتابدی (سوویں سالگرہ) بمقام بڑودہ نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہونیوالی ہے۔ اس روز ہندوستان میں جگہ بجگہ جشن منایا جائیگا۔ اسی تقریب کے سلسلہ میں انبالہ شہر کے شری آتمانند جین یوک منڈل نے ایک زبردست مشاعرہ کا اہتمام کیا تھا۔ تاکہ منی موصوف کی توصیف میں نامور شعرا کا کلام حاصل کر کے بر موقعہ شتابدی شائع و تقسیم کیا جاوے۔ چنانچہ یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو شام کے سات بجے شری آتمانند جین ہائی سکول کے وسیع ہال میں مشاعرہ منعقد ہوا۔ طرح مصرعہ یہ تھا۔ (۱) آتمانند نے پھر قوم کو بیدار کیا۔ (۲) زمیں میں یہ جبکہ آتم جلوہ نما ہوگی۔ کرسی صدارت پر ملک الشعرا جناب پنڈت بھو رام صاحب جوش ملسیانی جلوہ افروز

تھے۔ شائقین مشاعرہ سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مدعو شدہ شعرا میں سے وقار صاحب انبالوی جناب گیان صاحب مالیر کوٹلہ۔ جناب فیروز، حضرت مائل، علامہ اجمل جناب کوشک۔ جناب جگدیش چندر صاحب جوش۔ حضرت الفت جالندھر جناب نیوٹن صاحب دہلوی وغیرہ کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں، جنہوں نے شمولیت فرما کر بزم کو رونق بخشی اور اپنے بلند پایہ کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا نیز واجب خراجِ تحسین حاصل کیا۔ اشعار کس قدر محنت سے تیار کئے گئے تھے اور کس خوبی اور انداز سے ادا کئے گئے تھے اور کسطرح سامعین پر کبھی وجد طاری ہوتا تھا۔ اور کبھی کسی نوجوان سخنور کے پُر جوش کلام سے، انکے دلوں میں گدگدی اٹھتی تھی۔ انکے بیان کی طاقت اِس قلم میں نہیں ہے۔ مشاعرہ رات کو ۱۱ بجے مجبوراً ختم کرنا پڑا، جبکہ حاضرین کے دلوں کی حسرت ابھی اوج پر تھی۔ بعد ازاں یونٹ منڈل کی طرف سے شعرا کی خدمت میں شکریہ کے طور پر کچھ شیرینی اور چائے کی پیشکش کی گئی۔ جسکو تمام اصحاب نے نہایت خندہ پیشانی سے قبول فرما کر منتظمان کو ممنون فرمایا۔

بہ سبب عدم واقفیت و تنگئ وقت بعض نامور شعرا کا کلام موضوع کے اعتبار سے معیار پر پورا نہ اترتا تھا، بدیں وجہ ہم ان غزلیات کو اِس مجموعہ میں جگہ دینے سے قاصر رہے ہیں۔ امید کامل ہے کہ متعلقین ہماری اِس گستاخی کیلئے ہمیں مورد الزام نہ ٹھہرائینگے۔ شاعر طبعاً آزاد ہوتے ہیں، وہ مذہب کی قید و بند کی

آلائشوں سے ہمیشہ بالاتر رہتے ہیں اور اسکا زندہ ثبوت یہ ہے کہ اس مشاعرہ میں جن اصحاب نے حصہ لیا ان میں نسل و رنگت کا کوئی امتیاز نہ تھا۔ ہر فرقہ و قوم کے اصحاب منی شری آتما رام جی کی مدح سرائی میں یکساں طور پر نغمہ سنج دیکھے۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ آئندہ بھی یہ روایت قائم رہے گی۔

بالآخر ان جملہ اصحاب کا شکریہ ادا کرنا بھی غیر موزوں نہ ہوگا۔ جن کی قابلِ ستائش کوششوں کے نتیجے کے طور پر ہم اپنے دلی ارادہ میں کامیاب ہو سکے ہیں۔ دراصل مشاعرہ کی کامیابی کا سہرا ان شعرا کے سر ہی ہے۔ جنکی دریا دلی اور سرگرم تعاون کے بغیر ہم حصولِ مدعا میں کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔

نیازمند

سمیر چندر جین "ونیت"

سیکرٹری شری آتمانند جین یووک منڈل

انبالہ شہر

مورخہ یکم مارچ

۱۹۳۶ء

مختصر رپورٹ

شری آتمانند جین یووک منڈل انبالہ شہر

سنہ ۱۹۳۲ء تا سنہ ۱۹۳۵ء

تمہید جسطرح انسان بغیر ہوا کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح سوسائٹی کے بغیر بھی اسکی زندگی محال ہے۔ روح کے ارتقا کے لئے اور جذبۂ انسانیت کی نشو و نما کے لئے سوسائٹی کی اشد ضرورت ہے۔ وہ انسان نامکمل ہے۔ جس نے مل بیٹھنا نہیں سیکھا۔ اسی مل بیٹھنے کے صدقہ انسان نے نہایت حیرت انگیز کام کر دکھائے ہیں۔ فرد واحد غلطی کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ لیکن جب ایک منظم جماعت کسی سوال کے حسن و قبیح پر اسکے ہر ایک پہلو پر غور کرتی ہے تو غلطی کا احتمال کم رہ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ کام جو کہ ایک منظم جماعت سرانجام دیتی ہے نسبتاً کامیاب رہتا ہے۔ اور یہ آسانی و نہایت جلدی پایۂ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ آج سے تین سال پیشتر نہیں نیک خیالات و جذبات سے متحرک ہوکر چند نوجوانوں کے دلوں میں منتشر و بکھری ہوئی طاقتوں کو یکجا کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ ۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء کو مبارک ساعت میں لالہ آنندسین بھابو فلاکیا پچند بجاز نیز مسٹر وجے کمار صاحب کی سعی ہائے نیک کے نتیجہ کے طور پر

شری آتما نند جین یووک منڈل انبالہ شہر کی بنیاد رکھی گئی۔

اغراض و مقاصد

(۱) دھارمک اور سماجک کام میں ہر ممکن سیوا اور امداد دینا۔

(۲) جین اور دھارمک اصولوں کا لوگوں میں پرچار کرنا نیز خود پالن کرنا۔

(۳) جین یووکوں کا ایک جگہ اکٹھے ہو کر قوم کی ترقی و بہبودی کے ذرائع سوچ کر عمل کرنا۔

(۴) مندر جی کے ہر ایک کام مثلاً آرتی، پوجا نیز بموقعہ دیوالی، پریوشن پر جھاڑ وغیرہ کی صفائی و روشنی میں مدد کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) اس کا ممبر ہر ایک جین اور جین کے خیالات رکھنے والا یووک جس کی عمر ۱۲ سال سے زائد ہو، ہو سکتا ہے۔

(۲) اس کا چندہ ۱۲/ سالانہ ہوگا۔ جو کہ سال بہ سال پیشگی یکمشت لیا جاویگا۔

(۳) اس کی میٹنگ ہر ہفتہ ہوا کریگی۔ جس میں لیکچر، بھجن وغیرہ ہوا کرینگے۔

(۴) منڈل کا سال یکم جنوری سے شروع ہوا کریگا۔

(۵) عہدیداران کا انتخاب ہر سال ہوا کریگا۔

(۶) ورکنگ کمیٹی بشمول ۷ ممبران کو انتظامیہ اختیارات حاصل ہونگے۔

(تفصیلات کیلئے منڈل کا کانسٹی ٹیوشن ملاحظہ فرماویں)

منڈل کی ہر دلعزیزی کا یہ عالم ہے کہ ممبران کی تعداد روز افزوں ترقی پر ہے۔ مقامی نو یووکوں کے علاوہ باہر کے نوجوانوں نے بھی دستِ تعاون دراز کیا ہے۔ چنانچہ اس وقت ممبران کی تعداد تیس

تک پہنچ چکی ہے۔ موجودہ عہدیداران کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) چیئرمین۔ سندرداس (۲) وائس چیئرمین۔ گیانداس صراف

(۳) سیکرٹری۔ سیم چند (۴) اسسٹنٹ سکرٹری۔ راج کمار

(۵) خزانچی۔ چرنداس (۶) آڈیٹر۔ ترنجنداس

بموجب گذشتہ انتخاب ورکنگ کمیٹی کے حسب ذیل ممبران ہیں:۔

(۱) سندرداس (۲) گیان چند صراف

(۳) سمیر چند (۴) چرنداس

(۵) کیسرداس (۶) وجے کمار

(۷) گیان چند بزاز

کارگذاری ہائے منڈل

منڈل کی سالہائے گذشتہ کی کارگذاریوں پر طائرانہ نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ ممبران منڈل کا رجحان ابتدا سے ہی اس جانب رہا ہے کہ باہم رشتۂ محبت کو مضبوط کیا جاوے اور صلح و آشتی کو بڑھایا جائے نیز ہر کام میں خواہ وہ ساماجک ہو یا دھارمک بزرگوں کی امداد لی جاوے۔ اسی جذبہ کے زیر اثر منڈل کے ممبران فرداً فرداً و بحیثیت مجموعی روزانہ آرتی میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور دھارمک و ساماجک تہواروں کے موقع پر جلسہ و جلوس میں شامل ہوتے رہے ہیں۔

بسا اوقات انہوں نے پربھات پھیری لگائی اور خفتہ بخت جین قوم کو بیدار کرنے کی سعی کی۔ منڈل کے ممبران پریوشن پرب پر جینتی (دیپ مالا) گیان پنچمی نیز ہستناپور تیرتھ کے جلسوں کے موقع پر پبلک کو آرام بہم پہنچاتے نیز ہر طرح کے جلسے و جلوس کے انتظامات اور سجاوٹ و

روشنی وغیرہ کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ ہمیں اس امر کا اعتراف کرنے میں ذرہ بھر بھی تامل نہیں کہ پبلک نے بھی منڈل کی قابلِ داد خدمات کو ہمیشہ قدر کی نگاہوں سے دیکھا ہے جس سے ممبران کی ازحد حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کا اظہار بےموقع نہ ہوگا۔ کہ سالِ گذشتہ کی طرح امسال بھی ہستناپور میلہ کے موقع پر منڈل کی بھجن منڈلی نے ایک مختصر لیکن نصیحت آمیز اور پُرلطف ڈرامہ دکھایا۔ جس کے عوض اس سال ممبران کو چار عدد میڈل اور ایک روپیہ نقدی بصورت انعام ملی۔ گجرات پرانت سے دو یاترا سنگھ مختلف تیرتھوں کی یاترا کرتے ہوئے ہستناپور پدھارے تھے۔ ان میں سے سورت والی سنگھ نے منڈل کو ایک عدد بان پتر نیز مبلغ ۵/- کی گرانقدر رقم مرحمت فرمائی۔

ان خدمات کے علاوہ منڈل نے جین دھرم کے اصولوں کی اشاعت میں بھی کافی حصہ لیا ہے چنانچہ بھادوں شدی تیج سمت ۱۹۹۲ کو ایک جلسہ زیرِ صدارت ماسٹر پارس داس جین منعقد کیا گیا۔ جس میں وہ دو انعامی مضامین پڑھے گئے جن کی بابت منڈل نے پیشتر ازیں اعلان کر رکھا تھا۔ "پریوشن پرب اور ہمارے فرائض" مضامین کے مصنفین سمیر چند اور ماسٹر بابو رام کے قوم پرور خیالات سے متاثر ہو کر صاحب صدر نے کمال جوش و مسرت سے ایک ہارمونیم باجہ منڈل کو عطا فرمایا۔ اسی ذیل میں یہ تحریک بنظرِ قدر دیکھی جائیگی کہ منڈل کے ممبران نے ان جملہ ممبران کو جینیہ وندن ودھی سکھائی جو کہ اس سے قطعی بےبہرہ تھے۔

زلزلہ بہار کے وقت بھی منڈل نے اپنے فرض کو محسوس کرتے ہوئے ۹۱/-/- لوگوں میں سے اور ۲۲/۶/- مستورات سے اکٹھے کرکے مبلغ ۱۱۲/۲/- جین ہائی سکول انبالہ کی معرفت نیز ۱۴/۱ لالہ ذنی چند جی کی معرفت بابو راجیندر پرشاد کے پاس بہار ریلیف فنڈ میں زلزلہ زدہ و آفت رسیدہ لوگوں کی امداد کے لئے بھیجے۔

رپورٹ نامکمل رہیگی اگر ہم ناظرین کو اس خوشخبری سے باخبر نہ کریں کہ کارتک شدی ترئودشی کو جس شری آتما نند جین لوک پنڈ کا مہورت کیا گیا تھا وہ ان دنوں نہایت شان سے شتابدی کیلئے تیار ہو رہا ہے۔

یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو جو مشاعرہ منی شری آتما رام جی مہاراج مرحوم کی یادگار میں آتم شتابدی کے سلسلہ میں منعقد ہوا تھا اسکی رپورٹ دوسری جگہ درج ہے۔

شکریہ

ہم انبالہ سبھا کے نہایت ہی مشکور ہیں۔ جوکہ وقتاً فوقتاً ہماری امداد کرتے رہتی ہے۔ چنانچہ ڈیڑھ صد ٹریکٹ موسومہ شری آتما رام جی مہاراج کا مختصر جیون چرتر جن کی کہ مشاعرہ کے پراپیگنڈا کے لئے اشد ضرورت تھی۔ ہمیں سبھا ہذا نے مفت دیکر ممنون فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں مشاعرہ فنڈ میں انبالہ سبھا کیطرف سے ۲۵/- کی گرانقدر رقم اور ہری چند اندرسین ٹرسٹ کی طرف سے ۱۱/- کی کثیر رقم کی امداد کے لئے ہر دو منتظمان کا دلی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ ہم قابل تعریف ماسٹر بھاگ مل جی، ماسٹر چندر گپت جی اور ماسٹر بابو رام جی کا خصوصاً و دیگر اصحاب

کا جنہوں نے مشاعرہ و دیگر مصروفیات میں تن من دھن سے ہمارا ہاتھ بٹایا ہے۔ انکی بیش بہا امداد کے لئے ان کے تہ دل سے ممنون شکرگذار ہیں۔ وہ جملہ دانی اصحاب بھی منڈل کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ جو کہ گاہے بگاہے ہماری امداد کرتے رہے ہیں۔

یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ سبھا سوسائٹیوں کا ایک بھی کام باہمی تعاون و اتحاد کے بغیر خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ منظم جماعتوں کی زندگی کا انحصار اس کے معاونین وقف کردہ نوجوانوں کے سرگرم تعاون جوش عمل و دیا دلی پر ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمیں امید کامل ہے۔ کہ پبلک آئندہ بھی ہماری اسی طرح سرپرستی و حوصلہ افزائی کرتی رہے گی جس طرح کہ ابتک کرتی رہی ہے۔

آخری التماس

اس رپورٹ کو یہاں تحریر کرنے سے جہاں ممبران کی حوصلہ افزائی مطلوب ہے۔ وہاں اس سے یہ بھی مقصود ہے۔ کہ دیگر نوجوانوں کو بھی اپنے منتشر شیرازہ کو یکجا کرنے کی ترغیب ملے تاکہ وہ بھی باہم ایک رشتہ اتحاد میں منسلک ہوکر قوم کی ترقی و بہبودی میں منہمک ہو جائیں۔ آخیر میں بھگوان سے دست بدعا ہیں۔ کہ وہ ہمیں آئندہ بھی قوم کی سیوا کے اہل بنائے رکھے اور ہمارے اندر سماج سیوا کا جذبہ ہمیشہ بڑھتا رہے۔

نہایت شکریہ اور ادب کیساتھ

مورخہ یکم مارچ [illegible]

سمیر چند جین "وفیت" سیکرٹری شری آتما نند جین نوجوان سیوک منڈل انبالہ شہر

حساب شری آتمانند جین یووک منڈل انبالہ شہر

۱۹۳۲ تا ۱۹۳۶

تفصیل	پائی	آنہ	روپیہ
بابت کل چندہ ۱۹۳۲ء سے دسمبر ۱۹۳۶ء تک	۶	۱۴	۵۳
بابت امداد " "	۹	۱۱	۷۸
بابت دان " "	۰	۴	۱۲۴
بابت سود سیونگ بنک	۰	۱۳	۱
کل میزان	۳	۱۱	۲۵۸
کل خرچ	۹	۱۵	۱۷۶
بقایا	۶	۱۱	۸۱

دان دیتے وقت

ہمیشہ

یووک منڈل کا خیال رکھیں

جذباتِ جوشؔ

ملک الشعرا جناب بھورام صاحب جوشؔ ہندوستان کے ان ممتاز اور عالی مرتبہ شعرا میں سے ایک ہیں، جن پر ادبِ اردو بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو جو بزمِ مشاعرہ شہید ۱۰۰۸ سورگیہ جین آچاریہ ستی شری آتما رام جی کی یادگار میں شری تمانند جین یودک منڈل کے زیرِ اہتمام انبالہ جین ہائی سکول کے وسیع ہال میں منعقد ہوئی اسکی عنانِ صدارت جناب جوشؔ کے ہاتھوں میں تھی۔ ذیل میں آپکے کلام درج کیا جاتا ہے جسے آپنے اس مبارک تقریب میں کمال جوش و ادا ایک تحفہ سنا کر سامعین پر ایک وجد کا عالم طاری کر دیا تھا۔ اور دیگر اہلِ فن سے زبردست خراجِ تحسین حاصل کیا تھا۔

ہے تمانند نے کس کس کو نہ بیدار کیا — عالمِ بےخبری کو بھی خبردار کیا
خوبیاں جین دھرم کی جو مخفی جاتی تھیں — تیرے جلوے نے انہیں مطلعِ انوار کیا
تیرے احساس نے اعجازِ مسیحا ہو کر — دردِ پنہاں سے علاجِ دلِ بیمار کیا
تیرے دعوے کی صداقت پہ ہوئی سب قائل — جسنے انکار کیا اسنے بھی اقرار کیا

تیری تصویر سے حیرت ہوئی مجھ پہ طاری
نقشِ دیوار نے کیا نقش بدیوار کیا

تجلیاتِ وقار

ستیہ کی جوت جگے دور اسنے ہر اندھکار کیا
پاپ نگری میں اہنسا کا وہ پرچار کیا
پریم پرکاش سے پھر نور یہ سنسار کیا
نیند ماتوں کو پھر نیند سے ہشیار کیا
آتما نند نے پھر قوم کو بیدار کیا

لوبھ اور موہ سے انسان کو بیزار کیا
کرودھ کا ناش کیا، دور اہنکار کیا
پریم کی راہوں کو اسطرح سے ہموار کیا
پھر اہنسا کیلئے دیش کو تیار کیا
آتما نند نے پھر قوم کو بیدار کیا

پریم بیوہار کیا، ستیہ کا بیوپار کیا
جیو کا مان کیا، جیو کا ستکار کیا
اسکے سندیش کو جینے بھی سویکار کیا
اسکے بیڑے کو اہنسا نے وہیں پار کیا
آتما نند نے پھر قوم کو بیدار کیا

تھے اسی دیش میں بیاکل رشی بھی منی
اک نراشا میں پڑے گھلتے تھے دن راتی
آیا جسوقت مگر دیش میں وہ جین منی

اس دنیا نے پھر اس دیش کا اُودھار کیا
آتما نند نے پھر قوم کو بیدار کیا

نیکی کے دھرم اور دیا کو جو وہ گنوان بڑھا
اسکا بڑھتا تھا کہ پھر پرتیہ انسان بڑھا
ظلم کو لاج لگی، پریم کا پھر مان بڑھا
کشٹ کو میٹ دیا، کلیش کو بیکار کیا
آتما نند نے پھر قوم کو بیدار کیا

جیو پر کرنا دیا سب کو سکھایا اسنے
پریم سندیش زمانے کو سنایا اسنے
دل دکھانے کو مہا پاپ بتایا اسنے
کتنا اپکار کیا، کتنا پرا اپکار کیا
آتما نند نے پھر قوم کو بیدار کیا

مورتی من میں اہنسا کی سجائی اسنے
پریم کی جوت نئے سر سے جگائی اسنے
دھرتی اور دھرم کی بگڑی تھی بنائی اسنے
سچے سداچار کو دیو ور اچار کیا
آتما نند نے پھر قوم کو بیدار کیا

وقار ناباوی

آتمانند نے پھر قوم کو بیدار کیا

آتما نند نے اس قوم کو بیدار کیا — کتنا احسان کیا کیسا بڑا اُپکار کیا
آتما رام نے اس قوم کو بیدار کیا — عظمتِ جین سے دنیا کو خبردار کیا
آتما رام نے اس قوم کو بیدار کیا — رشتۂ سبحہ کو ہمرشتۂ زنار کیا
آتما رام نے اس قوم کو بیدار کیا — رازِ سربستۂ توحید کا اظہار کیا

جین مت اجڑی ہوئی کیاری تھی جسے آتم — دھرم میں گلزار کیا پل میں ثمردار کیا
ہوا اندھیرے میں یہ خورشید منور تاباں — ہند روشن ہوئی پنجاب کو منور کیا
باپ دادا تھے جنہیں سورما پہ سوئی نے — سنتِ پنجاب پہ قبضہ بلا تلوار کیا
جوہری جگ دکھائے وہ جواہر پایا — ہند کو ہند جگت گرو کو خریدار کیا
سا تھگے بادۂ عرفان کے شری آتمانند — جسے اک جام نے سنسار کو سرشار کیا
جین آچاریہ سوامی شری ولبھ جی کو — اپنے گنجینۂ اسرار کا مختار کیا
ودیا بل سے اسی بال برہمچاری نے — حل آسانی سے ہر مشکل دشوار کیا
آفتیں جھیلیں مصائب میں جیئے تنگ کیے — کشتئ جین بھنور میں تھی اسے پار کیا
کوسنے والوں نے مانا انہیں دل گرویدہ — ودیا گیان کا سوامی نے جو انبار کیا

گیان کیا وصف کرے اس کا جسے دھرم نے
خار کو پھول کیا پھول کو زر بار کیا

جان محمد گیان مالیر کوٹلہ

تجسیم عشق نے عالم کو مشکبار کیا — دہر میں جگایا آتم کا اشتہار کیا
رشی کی یاد پھر تازہ جہاں میں آج ہوئی — دنوں میں موج تمنا نے اختیار کیا

ذرا جو ذہن تصور نے اُسے یاد کیا
چشمِ باطن نے اُس محبوب کا دیدار کیا

شبیہ زینتِ آئینۂ دل کیوں ہے
چرتر اپنا جو تصویر یادگار کیا

ایسے محسن کو بھلانا نہ کبھی یاد رکھو
دھرتی ماتا کو جسنے ہو برکنار کیا

دردِ قومی سے نہ پہلو میں جب قرار رہا
خدمتِ دھرم کی خاطر ترکِ گھر بار کیا

پیچم جین کو پہنا کے رتھی کے گھر سے چلا
مددِ غیر کا ہرگز نہ انتظار کیا

نادِ آتم نے بجایا تو صدا دور گئی
کونے کونے میں دھرمِ جین کا پرچار کیا

بیٹے آتم میں گرو گیان سے پرکاش کیا
آتما نند نے پھر قوم کو بیدار کیا

جین سوتا تھا پڑا خوابِ تغافل میں ابھی
جگا کے نیند سے برسوں کی ہوشیار کیا

جہل اگیان کے پردوں کو پاش پاش کیا
جہاں میں گیان کا خورشید نمودار کیا

زبوں خوار سا دنیا میں جین تھا جو پڑا
اسکو عالم کی نگاہوں میں باوقار کیا

خزاں کے ہاتھ سے گلشن جو تھا ویران ہوا
وہ اپنی عرقِ ریزیوں سے پُر بہار کیا

پڑی تھی قوم بڑی دیر سے مردہ سی بنی
اُسمیں آتم نے نئی روح کا سنچار کیا

نکال جادۂ ضلالت سے دیا رستہ بتا
وجیانند نے کیا خوب یہ اُپکار کیا

شمع علم سے مجلس کو ضیا پاش کیا
دلوں میں نورِ حقیقت کو آشکار کیا

بنا کے مندر و گورو کل دھرم اُجال دیا
بنا کے جین سبھا قوم کا سدھار کیا

جگہ جگہ پہ جو جاری ہائی سکول کئے
علم و تہذیب میں بچوں کو ہونہار کیا

زندگی قوم کی خدمت میں لگا دی ساری
یاد کیا تم نے تجھے آ کے خبردار کیا

کانو رام پاتری شاستری فاضل انبالہ شہر

دل سزا رکو صد بار جو آزار کیا
خود کو تب بارِ امانت سے سبکبار کیا

زندگی اُسکی ہی بے لوث ہوا کرتی ہے
جسنے سنسار میں غیروں کا اپکار کیا

اُسکی برکت سے ہی اقوام بنا کرتی ہیں
خود جو قربان ہوئے سر کو سردار کیا

دل میں اک بار اگر ضبطِ تمنا ہو جائے
مشتِ بھر خاک کو اسنے دُرِ شہوار کیا

ابرِ ادبار نے گھیرا تھا زمانہ سارا
کچھ سجھائی نہ دیا تیرہ کیا تار کیا

خوابِ غفلت سے تھی مخمور خدائی جیسے ہم
آتما نند نے پھر قوم کو بیدار کیا

شعلۂ طور تو اک بات نظر آتی تھی
تیری ہستی نے کہیں نور کہیں نار کیا

تیرے جلوے سے کھلی چشمِ بصیرت سب کی
جسنے دیدار کیا تیرا اُسے پار کیا

کچھ سوامی پہ ہی بادگا مبر ہی موقوف نہیں
سنکے عالم نے جھکا سر ترا استکار کیا

تیرے اشعار میں دیکھی وہ نزاکت رہبر
بزم سب جھوم گئی صوفی کو میخوار کیا

کدار ناتھ رہبر منشی فاضل مولانوی

آتما نند نے احسانِ گراں بار کیا
قوم سوتی تھی پڑی آپنے بیدار کیا

دولتِ فقر کو پا کر کیا ملت کو نہال
مئے وحدت کو پلا خلق کو سرشار کیا

خوابِ غفلت میں پڑا جیتے ہیں ہم سوتا تھا
قوم کو آپ نے اُپدیش سے ہشیار کیا

شادتی دل کو ہوئی دور ہوئی سب کلفت
جسنے اکبار ترا خواب میں دیدار کیا

عفوِ تقصیر ہوئی داغ گناہوں کے مٹے
لطف جب آپنے سوئے گنہگار کیا

دشتِ غربت میں پڑے ہم تھے بھٹکتے ہر سو
راہ دکھلا کے ہمیں رہ سے خبردار کیا

منتِ حسن کو اسو گنت قمر رہیگی تری
یادِ موسم نے ہے خشک یہ گلزار کیا

دولتِ دیں سے کیا تم نے قمر کو ممتاز
بختِ خفتہ کو میرے آپنے بیدار کیا

پنا لعل قمر انبالہ شہر

خفتۂ خواب کو سوامی نے ہے ہشیار کیا
آتما نند نے پھر قوم کو بیدار کیا

تھا پھنسا قوم کا گردابِ بلا میں بیڑا
وجیا نند جی سوامی نے اسے پار کیا

جین پر چھائی تھیں سنکٹ کی گھٹائیں کالی — محسن قوم نے دُور آ کے یہ آزار کیا
دھرم کے جتنے زمانے میں جھگڑے تھے بپا — سب ہی کو مٹا کر انہیں فی النار کیا
خواب خرگوش میں جو سوئے پڑے تھے جینی — دھرم کی جنگ کی خاطر انہیں تیار کیا
عیش و آرام کی مطلق نہیں کچھ پروا — دھرم پر اپنا فدا آپ نے گھر بار کیا
معترض کو دیا کچھ ایسا جواب شافی — دشمن ہوں آپ کا اسنے بھی یہ اقرار کیا
تھا جو نابود ہوا جین کی غفلت کے طفیل — سب پہ روشن وہی پھر شاستر بھنڈار کیا

خدمت سوامی میں غازی کے ہیں اشعار نذر
ہو گا خوش بخت جو سوامی نے اسے پیار کیا

چوہدری محمد عمر خاں صاحب غازی انبالہ شہر

آتما نند سوامی! تیرا نام نامی ہی! — خلق میں قوم کی خدمت سے نمودار کیا
خواب غفلت میں تھے سوئے ہوئے جینی بیمار — نیند سے تو نے جگا کر انہیں ہشیار کیا
کاٹ کر کوہ مصیبت کے سعی سے تیری — راستہ جین دھرم کیلئے ہموار کیا
قوم کی کشتی تھی گرداب تباہی میں پھنسی — ناخدا بن کے اسے تو نے مگر پار کیا
مورتی پوجا کے مندر کئے قائم ہر جا — ملک میں فلسفہ جین کا پرچار کیا
قلب قوم سے ہے یہ تیری خدمت کا اثر — دھوم سے تیرے جنم دن کا جو اظہار کیا

بخدا حق کی ہے یہ عین عنایت سرمد
شاعروں میں جو تجھے حق نے نمودار کیا

سرمد انبالوی

قوم خوابیدہ تھی تو نے اسے بیدار کیا — اپنے بھگوان کا ہر ایک کو پرستار کیا
کشتی قوم کو موقعہ پہ پہنچ کر تو نے — بحر ظلمات کے بھنور سے لیا پار کیا
تو نے شفقت سے محبت سے مہربانی سے — جس طرف آنکھ اٹھائی اسے گلزار کیا

وہی نقشہ ہے ترے چاہنے والوں میں ابھی
ساقیا! تو نے کچھ اس طرح سے سرشار کیا
اپنی اعجاز بیانی سے سکھا کر کے اصول
تو نے ہر فرد کو مکتی کا طلبگار کیا
تو نے سنسار کو آگاہ کر کے دیا درس حیات
دین کے واسطے ایثار کا پرچار کیا

قوم سے خواب میں بھی آیا نہ اے آتما نند
کیا ہی خوش بخت ہے جسنے ترا دیدار کیا

زائر جالندھری

ایک دفعہ جسنے کبھی آپ کا دیدار کیا
جان و دل سے فدا آپ پہ سو بار کیا
غیر کی تھی نہ خبر اور نہ تھا اپنا پتا
خواب غفلت میں پڑے تھے ہمیں بیدار کیا
رحم و انصاف کا ہر سمت بٹھایا سکہ
گلشن دہر میں اہنسا کا پرچار کیا
قوم پہ چھائی تھیں ظلمت کی گھٹائیں ہر سو
تھی یہ اجڑی ہوئی بستی جسے گلزار کیا
دھرم کی ناؤ تھی پاپی کلجگ میں بہا کر گنگا
آپ نے ڈوبتی کشتی کو مری پار کیا
دھرم کی شمع ہر اک دل میں جلا دی آکر
جو کہ بے دین تھا تو نے اسے دیندار کیا

فخر آزاد منش تھیں پابند رسوم
ہم نے گردن کو منت کش زنہار کیا

کستوری لال فخر اگروال حسرت انبالہ

خواب غفلت میں پڑی سوتی تھی مدت سے
آتما نند نے جس قوم کو بیدار کیا
نور حق تھے چھپے پردۂ جہالت میں
ہٹا کے پردہ نئے سر سے آشکار کیا
کشتی قوم تھی گرداب بلا میں آ گئی
ناخدا کوئی نہ تھا تو نے اسے پار کیا
نہ جلنے کی قسم جو کہ کھا کے سوئے تھے
بلا کے شانہ انہیں پھر سے ہوشیار کیا
تھا چرچا تیری ریاضت کا ایک عالم میں
انجمن ضیا نور کا تجھے سردار کیا
وطن کے واسطے قربان جان تک کر دی
رہا کیا باقی جو تو نے نہیں نثار کیا